کتابُ الصّیام

9

تفہیمُ السُّنّة

روزوں کے مسائل

محمد اقبال کیلانی

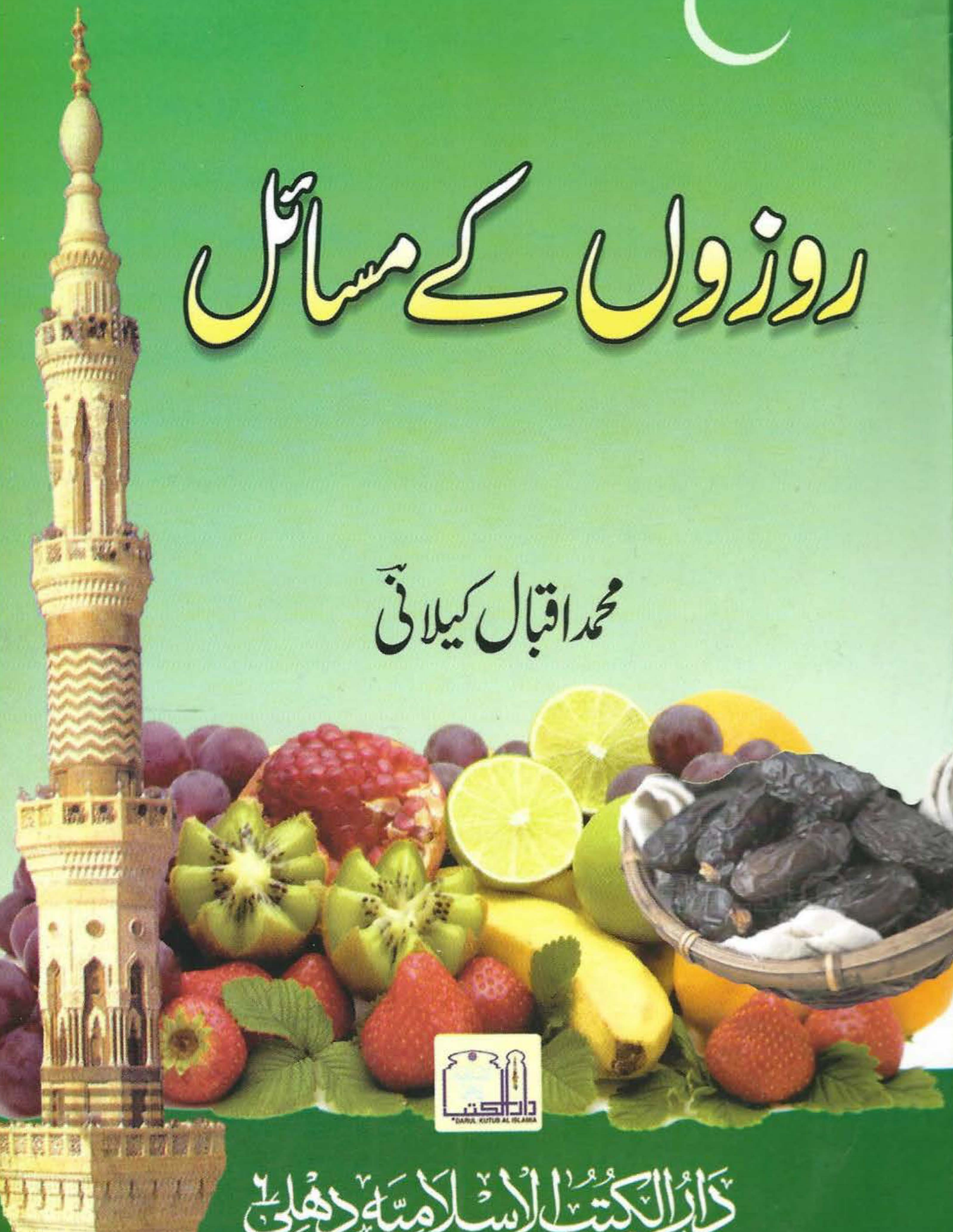

دارالکتب الاسلامیہ دہلی

Www.IslamicBooks.Website

9

کتاب الصّیام

تفهیمُ السُنة

روزوں کے مسائل

تالیف

محمد اقبال کیلانی

DARUL KUTUB AL ISLAMIA DELHI

دارُالکُتُبِ الاِسلامیۃ، دہلی

Www.IslamicBooks.Website

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : روزوں کے مسائل

نام مؤلف : مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ

ناشر : دار الکتب الاسلامیہ دہلی

سن اشاعت : اگست 2014ء

تعداد : گیارہ سو

قیمت : -/50

مطبع : بھارت آفسیٹ، دہلی

ملنے کا پتہ

دَارُ الکُتُبِ الاِسلامِیۃ، دھلی

اُردو مارکیٹ

419، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی۔6 فون: 011-23269123

ای میل: darulkutub@hotmail.com

سعودی عرب میں رابطہ کا پتہ

محمد عاقل

جدہ سعودی عرب

فون: 00966-504686317

ای میل: mohammedaqil@hotmail.com

عرض ناشر

نحمده ونصلي على رسوله الكريم وبعد۔

روزہ اِسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رُکن ہے جو ہر مسلمان پر ہر سال پورے ماہِ رمضان میں رکھنے فرض ہیں، ''روزوں کے مسائل'' میں روزے کی فرضیت، اہمیت، فضیلت وغیرہ جملہ چھوٹے بڑے مسائل کتاب وسنت کی روشنی میں ترتیب دیے گئے ہیں۔

کتاب کے مؤلف جماعت کے مشہور صاحب علم محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب حفظہ اللہ ہیں، شیخ کیلانی برسوں سے سعودی عرب ریاض کے جامعۃ الملک سعود بن عبدالعزیز میں استاذ ہیں، موصوف علمی گھرانے کے چشم وچراغ ہیں، آپ نے ''تفہیم السنۃ'' کے نام سے دین کے بنیادی ارکانِ خمسہ اور دیگر احکام ومسائل پر نہایت مفید اور عام فہم کتابیں تالیف فرمائی ہیں، تفہیم السنۃ کا یہ سلسلہ عوام وخواص میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے، مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب کی کتابوں میں بہت سی خصوصیات ہیں، جن میں قابل ذکر اور اہم یہ ہیں کہ ہر کتاب نصوص کتاب وسنت سے مزین، صاف ستھری سلیس زبان اور مثبت اندازِ تحریر کے ساتھ مناظراتی رنگ سے پاک ہے۔

تفہیم السنۃ کے سلسلہ کی یہ نویں کتاب ''روزوں کے مسائل'' آپ کے ہاتھوں میں ہے ہمیں پورا یقین ہے کہ اس کے مطالعہ سے آپ کو روزوں کے مسائل کی معرفت حاصل ہوگی ان شاء اللہ، ''دارالکتب الاسلامیہ دہلی'' میں ہمارے ''شریک کار'' برادر محترم جناب محمد عاقل صاحب (مقیم جدہ) نے بتایا کہ محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب حفظہ اللہ نے ہمیں تفہیم السنۃ کے مکمل سیٹ کو شائع کرنے کی اجازت دی ہے، اس لئے ''دارالکتب الاسلامیہ دہلی'' نے اس اہم علمی ودینی سلسلہ کی اشاعت کا نہایت معیاری انداز میں اہتمام کیا ہے، ہم محترم مولانا محمد اقبال کیلانی صاحب کے بے حد شکر گزار ہیں کہ موصوف نے اپنی تالیفات کو شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اللہ رب العلمین انہیں اجر عظیم سے نوازے اور مسلمانوں کو ان کتابوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وصلی اللہ علی النبی۔

شکیل احمد میرٹھی ۔ دارالکتب الاسلامیہ دہلی

Www.IslamicBooks.Website

یا الہ العالمین!

تیرا ایک عاجز اور خطاکار بندہ

اپنے والدین محترمین، اعزہ و اقارب

اور مخلص احباب کی طرف سے یہ نذرانہ عقیدت

تیرے حضور اس امید پر پیش کرتا ہے کہ ہر مسلمان کی زبان

قال اللہ و قال الرسول صلی اللہ علیہ و سلم

کے نغمہ دل گداز سے آشنا ہو جائے۔

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

مولف

Www.IslamicBooks.Website

الفہرس

نمبر شمار	اسماءُ الابواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۷
۲	فَرْضِيَّةُ الصِّيَامِ	روزے کی فرضیت	
۳	فَضْلُ الصَّوْمِ	روزے کی فضیلت	۳
۴	أَهَمِّيَّةُ الصَّوْمِ	روزے کی اہمیت	۱۷
۵	اَلصَّوْمُ فِيْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ	روزہ قرآن مجید کی روشنی میں	۲۰
۶	رُؤْيَةُ الْهِلَالِ	چاند دیکھنے کے مسائل	۲۳
۷	اَلنِّيَّةُ	نیت کے مسائل	۲۷
۸	اَلسُّحُوْرُ وَ الْإِفْطَارُ	سحری اور افطاری کے مسائل	۲۹
۹	صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ	نماز تراویح کے مسائل	۳۳
۱۰	رُخْصَةُ الصَّوْمِ	روزے کی رخصت کے مسائل	۴۰
۱۱	صِيَامُ الْقَضَاءِ	قضاء روزوں کے مسائل	۴۳
۱۲	اَلْحَالَاتُ الَّتِيْ لَا يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ	وہ امور جن سے روزہ مکروہ ہوتا ہے	۴۶
۱۳	اَلْأَشْيَاءُ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ فِعْلُهَا مِنَ الصَّائِمِ	وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں	۵۰
۱۴	اَلْأَشْيَاءُ الَّتِيْ تُفْسِدُ الصَّوْمَ	روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور	۵۳

Www.IslamicBooks.Website

شمار	اسماءُ الابواب		صفحہ نمبر
۱۵	صِيَامُ التَّطَوُّعِ	نفلی روزے	۵۶
۱۶	اَلصِّيَامُ الْمَمْنُوْعُ وَالْمَكْرُوْهُ	ممنوع اور مکروہ روزے	۶۰
۱۷	اَلْاِعْتِكَافُ	اعتکاف کے مسائل	۶۶
۱۸	فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل	۶۹
۱۹	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقۃ الفطر کے مسائل	۷۳
۲۰	صَلَاةُ الْعِيْدِ	نماز عید کے مسائل	۷۶
۲۱	اَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ فِى الصَّوْمِ	روزے کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث	۵۸

✲✲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(رواہ البخاری)

❁❁❁

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)

Www.IslamicBooks.Website

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ:

ماہ صیام نزول قرآن کا مہینہ' اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ' صبر کا مہینہ' فراخی رزق کا مہینہ' ایک دوسرے سے خیر خواہی کا مہینہ' جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ' ماہ صیام ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ذکر و فکر' تسبیح و تہلیل' تلاوت و نوافل صدقہ و خیرات گویا ہر قسم کی عبادت کا ایک عالمی موسم بہار' جس سے دنیا کا ہر مسلمان اپنے ایمان اور تقوی کے مطابق حصہ پا کر دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کرتا ہے۔ عبادت کے اس عالمی موسم بہار کا جسے ٹھیک ٹھیک نظارہ کرنا ہو وہ اس ماہ مقدس کے بابرکت لیل و نہار میں عزو شرف والے گھر بیت اللہ شریف میں جا کے دیکھے' جہاں دن کے اوقات میں ذکر و فکر کی محفلیں' تلاوت قرآن کی مجالس' احکام و مسائل کے حلقے' طواف کرنے والوں کا ہجوم عاشقاں اور رات کے اوقات میں قیام اللیل کے روح افزا اور ایمان پرور مناظر کس طرح گنہگار سے گنہگار انسان کے دل میں بھی شوق عبادت پیدا کر دیتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے (۲۱ سے ۳۰ رمضان تک) میں نیاز مندان راہ وفا کی حرم شریف میں حاضری سے رونقیں دہ چند ہو جاتی ہیں ذرا تصور کیجئے مطاف (بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرنے کی جگہ) کا مختصر سا حصہ چھوڑ کر باقی سارا مطاف' مسجد الحرام کے تمام وسیع و عریض برآمدے' پہلی منزل اور اس کے اوپر چھت تمام جگہیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں' کہیں بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں' نیم شب کے پرسکون اور خاموش لمحے' سامنے سیاہ ریشمی غلاف میں ڈھکی ہوئی بیت اللہ کی بلند و بالا پرشکوہ عمارت' اوپر کھلا آسمان اور فضا کی بیکراں وسعتیں' آسمان دنیا پر اللہ رب العالمین کے جلوہ فرما ہونے کا تصور' انوار و تجلیات کے اس روح پرور ماحول میں امام حرم تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہو رہا ہے امام کعبہ کی پرسوز اور پردرد آواز گونجتی ہے' تو یوں لگتا ہے جیسے فضا کو چیرتی ہوئی سیدھی عرش الٰہی پر دستک دے رہی ہے۔

﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ ﴾

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو اٹھانے کی ہمارے اندر طاقت نہیں ہمارے گناہ

Www.IslamicBooks.Website

معاف فرما، ہم سے در گزر کر، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

﴿ رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴾

اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کے ذریعے، جن انعامات کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں وہ انعامات عطا فرما اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کر بلا شبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ

یا اللہ! تو ہمیں اپنی طرف سے اتنا ڈر عطا فرما جس سے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے..........

ختم قرآن کے موقع پر خصوصی دعاؤں کے لئے امام حرم جب اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہوتے ہیں، تو سارا حرم آہوں اور سسکیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ امام حرم کی خضوع و خشوع سے پر آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز رک رک کر سنائی دیتی ہے۔

اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تَرُدَّنَا خَائِبِينَ

اے اللہ! ہمارے پروردگار ہمیں ناکام و نامراد واپس نہ لوٹا۔

پھر اسی عالم بے خودی میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں مسلمانان عالم کے لئے دعائیں، مجاہدین اسلام کے لئے دعائیں، مسلم ممالک کے سربراہوں کے لئے دعائیں، مسلم نوجوانوں کے لئے دعائیں، اسلام کی سربلندی کے لئے دعائیں، زندہ و فوت شدہ تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کاش یہ انمول گھڑیاں اور مبارک لمحے طویل تر ہو جائیں یہ لمحے جو گنج گرانمایہ اور سرمایہ حیات ہیں کون جانے کس خوش نصیب کو دوبارہ میسر آئیں۔ دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کریم کی رحمان اور رحیم ذات اپنے عاجز محتاج اور درماندہ حال بندوں کو بڑی محبت اور فضل و کرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ خالق و مخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق اپنی مخلوق کے پھیلائے ہوئے دامن اور اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی خالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت و ریاضت کا یہ ذوق و شوق اور ایمان و ایقان کی یہ کیفیتیں عبادت کے اسی موسم بہار سے تعلق رکھتی ہیں۔

عبادت کے اس سارے اہتمام کی غرض و غایت اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اس کی وضاحت فرمادی ہے "اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بنو" (۲: ۱۸۳) رسول اکرم ﷺ نے بھی روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ روزہ دار فحش باتیں اور کوئی بیہودہ کام نہ کرے اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو صرف اتنا کہہ دے "میں روزے سے ہوں" (بخاری شریف) بلا شبہ نیکی کرنا

Www.IslamicBooks.Website

بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے، لیکن نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنا اس سے بھی زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے جس کی وضاحت مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "جانتے ہو مفلس کون ہے؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں وہ مفلس ہے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکاۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہوگئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کر دیئے جائیں گے حتی کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا" اس حدیث پاک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ برائیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، ان سے بچنا کتنا ضروری ہے رمضان المبارک کا مہینہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی غرض وغایت ہی گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے تاکہ جو شخص گناہوں سے رکنا اور بچنا چاہتا ہو اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رحمتوں اور برکتوں کے اس مقدس مہینے میں تھوڑی سی کوشش اور ارادہ کرنے سے ہر آدمی کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے پس جس نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترک طعام کے ساتھ ساتھ اللہ کے حضور اپنے گذشتہ گناہوں پر احساس ندامت کے ساتھ توبہ استغفار کی اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ کر لیا اس نے گویا روزہ کے مقاصد حاصل کر لئے اور ماہ صیام کی برکتوں سے بھرپور حصہ پالیا۔

کتاب الصیام میں ہم نے روزے کے وہ مسائل جمع کئے ہیں جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ پہلی اشاعت میں بعض دوستوں نے چند احادیث کی طرف توجہ دلائی، جو ضعیف تھیں موجودہ اشاعت سے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اب الحمدللہ تمام احادیث حسن یا صحیح درجہ کی ہیں ان شاء اللہ۔ مسائل کے اعتبار سے پہلی اشاعت میں تشنگی محسوس کی گئی تھی، لہٰذا موجودہ اشاعت میں بہت سے ضروری مسائل کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اہل علم کی طرف سے کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کی نشاندہی پر ہم ان کے خلوص دل سے شکر گزار ہوں گے۔

کتاب کے آخر میں روزوں کے بارے میں بعض ضعیف یا موضوع (من گھڑت) احادیث بھی دی گئی ہیں اگرچہ ایسی تمام احادیث ترغیب (نیک اعمال کی رغبت دلانا) یا ترہیب (کسی گناہ کے انجام سے ڈرانا) کے بارے میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی وہ فضیلت، جو رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی ترغیب دلانے والی کیوں نہ ہو اسی طرح وہ ترہیب، جو رسول اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو، خواہ وہ کتنی ہی گناہ سے روکنے اور ڈرانے والی کیوں نہ ہو، دین کا حصہ نہیں بن سکتی۔

Www.IslamicBooks.Website

ہر عمل کی ترغیب یا ترہیب کے بارہ میں رسول اکرم ﷺ کے اپنے ارشادات موجود ہیں ان پر کسی قسم کا اضافہ کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (ترجمہ: مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو۔) (سورۃ حجرات: آیت نمبر ۱) کی نافرمانی میں ہی آئے گا۔ لہٰذا جس حدیث کے بارے میں واضح ہوجائے کہ وہ ضعیف یا موضوع ہے خواہ معنوں کے اعتبار سے وہ حدیث صحیح احادیث کے قریب تر ہی کیوں نہ ہو اسے بیان نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری اس ساری محنت اور کاوش کا مقصد صرف یہ ہے کہ عام لوگوں میں براہ راست حدیث شریف پڑھنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو اور محض سنی سنائی یا بلا حوالہ پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے حدیث رسول ﷺ کو اپنے عمل کی بنیاد بنانے کی سوچ اور فکر عام ہو۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک دین صرف اور صرف وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے یا جسے خود رسول اکرم ﷺ نے کر کے دکھایا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے دینی مسائل احادیث صحیحہ کے حوالے سے خوبصورت اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے "کتاب الصیام" اس سلسلہ کی پہلی کاوش تھی جو ۱۴۰۵ھ میں نزول قرآن کے مبارک مہینہ میں ہی پہلی مرتبہ طبع ہوئی۔ اس کار خیر میں شروع سے لے کر آخر تک جن جن حضرات نے تعاون کیا ہے ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہم اپنے مالک حقیقی کے حضور بصد عجزو نیاز سربجود ہیں کہ اس نے ہماری کم علمی و بے بضاعتی اور تمام تر کمزوریوں کے باوجود "کتاب الصیام" کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی اگر اس کا فضل و کرم اور توفیق و عنایت شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب پایہ تکمیل تک نہ پہنچتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۲۱_ذی الحجۃ ۱۴۰۷ ھ مطابق جولائی ۱۹۷۸ء

Www.IslamicBooks.Website

مختصر اصطلاحات حدیث

حدیث

رسول اللہ ﷺ کا فرمان "قولی حدیث" آپ ﷺ کا عمل "فعلی حدیث" اور آپ ﷺ کی اجازت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے

مرفوع: جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر حدیث بیان کرے، "مرفوع" کہلاتی ہے

موقوف: جس حدیث میں صحابی رسول اللہ ﷺ کا نام لیے بغیر حدیث بیان کرے یا اپنے خیال کا اظہار کرے، "موقوف" کہلاتی ہے۔

آحاد: جس حدیث کے راوی تعداد میں متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہوں "آحاد" کہلاتی ہے۔ آحاد کی تین قسمیں ہیں☆

متواتر: جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں اتنے ہوں جن کا جھوٹ پر اکٹھے ہونا ناممکن ہو "متواتر" کہلاتی ہے

مقبول: جس حدیث میں راویوں کی دیانت اور سچائی تسلیم ہو "مقبول" کہلاتی ہے۔

غیر مقبول: جس حدیث کے راویوں کی دیانت اور سچائی مشتبہ ہو "غیر مقبول" کہلاتی ہے۔

حسن: جس حدیث کے راوی صحیح حدیث کے راویوں کی نسبت حافظے میں کم ہوں، باقی شرائط وہی ہوں "حسن" کہلاتی ہے۔

صحیح: جس حدیث کے راوی ثقہ، پرہیزگار اور قابل اعتبار حافظہ کے مالک ہوں اور سند متصل ہو، "صحیح" کہلاتی ہے۔

ضعیف

- **درجہ ۱**: جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو (متفق علیہ)
- **درجہ ۲**: جسے صرف بخاری نے روایت کیا ہو
- **درجہ ۳**: جسے صرف مسلم نے روایت کیا ہو
- **درجہ ۴**: جسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
- **درجہ ۵**: جسے صرف بخاری کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
- **درجہ ۶**: جسے صرف مسلم کی شرائط کے مطابق کسی دوسرے محدث نے روایت کیا ہو
- **درجہ ۷**: جسے بخاری اور مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو

- **معلق**: جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں
- **منقطع**: جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی مختلف مقامات سے ساقط ہوں
- **مرسل**: جس حدیث کا راوی آخر سند سے ساقط ہو یعنی تابعی کے بعد صحابی کا نام نہ ہو
- **معضل**: جس حدیث کے دو یا دو سے زائد راوی اکٹھے سند کے درمیان سے منقطع ہوں
- **موضوع**: جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ بولنا ثابت ہو
- **متروک**: جس حدیث کے راوی پر صرف جھوٹ کی تہمت ہو لیکن حدیث کے معاملے میں جھوٹ ثابت نہ ہو
- **شاذ**: ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی اور ضابطہ کی مخالفت کرے
- **منکر**: جس حدیث کا راوی واہمی یا فاسق یا بدعتی ہو

اصطلاحات کتب

۱- صحاح ستہ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو غلبہ صحت کی بناء پر "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔

۲- جامع : جس حدیث میں اسلام کے متعلق تمام مباحث، عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ وغیرہ موجود ہوں، "جامع" کہلاتی ہے۔

۳- سنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں "سنن" کہلاتی ہیں ـ مثلاً سنن ابی داؤد

۴- مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا کر دی گئی ہوں "مسند" کہلاتی ہے ـ مثلاً مسند احمد

۵- مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں "مستخرج" کہلاتی ہیں ـ مثلاً مستخرج الاسماعیلی البخاری

۶- مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں "مستدرک" کہلاتی ہے ـ مثلاً مستدرک حاکم

۷- اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں "اربعین" کہلاتی ہے ـ مثلاً اربعین نووی۔

☆ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں "مشہور" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "عزیز" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو "غریب" کہلاتی ہے

Www.IslamicBooks.Website

فَرْضِيَّةُ الصِّيَامِ
روزے کی فرضیت

مسئلہ ١ روزہ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ١۔ کلمہ شہادت اشھدان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمداعبدہ ورسولہ' ٢۔ نماز قائم کرنا' ٣۔ زکاۃ ادا کرنا' ٤۔ حج اور ٥۔ رمضان کے روزے رکھنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ: «تَعْبُدُ اللّٰهَ لَاتُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَاأَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر' فرض نماز قائم کر' فرض زکاۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔" اس نے کہا "اللہ کی قسم ! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔" جب وہ آدمی واپس ہوا ' تو آپ ﷺ نے فرمایا "جسے جنتی آدمی دیکھنا ہو' وہ اسے دیکھ لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

١۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٩

٢۔ مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٧٠٤

Www.IslamicBooks.Website

فَضْـــلُ الصَّـــوْمِ
روزے کی فضیلت

مسئلہ ۲ رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَسِيتُ اسْمَهَا: «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ: فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں "تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتیں؟" عورت نے عرض کیا "ہمارے پاس

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۶۵۲

۲- کتاب الحج باب فضل العمرة فی رمضان

Www.IslamicBooks.Website

صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لئے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اچھا جب رمضان آئے، تو عمرہ کرلینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الصِّيَامُ وَالْقُرآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيْهِ، قَالَ: فَيُشَفَّعَانِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ. (١)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے " روزہ کہے گا" اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما"۔ قرآن کہے گا" اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔" چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ روزے کا اجر بے حساب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلاَّ الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ، فَلاَ يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ، وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ، أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ، فَرِحَ بِصَوْمِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (آگ سے) ڈھال ہے لہٰذا جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور بیہودہ

١- صحیح الترغیب و الترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٩٧٣ ٢- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٥٧١

Www.IslamicBooks.Website

کلامی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو (صرف اتنا کہنا چاہئے کہ) میں روزہ دار ہوں - اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی - روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا-اولاً جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے ثانیاً جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا' تو خوش ہوگا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦ روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک خصوصی دروازہ بنایا گیا ہے جس کا نام "ریان" ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (١)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت ایک دروازہ ہے جس کا نام "ریان" ہے جس سے قیامت کے دن روزہ دار گزریں گے - ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی دوسرا نہیں گزرے گا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧ رمضان کا پورا مہینہ ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دلاتے ہیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ ، وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ ، وَ نَادٰى مُنَادٍ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ . وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ . وَ لِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ . وَ ذٰلِكَ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں جہنم کے سارے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٧٠٨ ٢- صحيح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ١٣٣١

Www.IslamicBooks.Website

ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے "اے بھلائی کے چاہنے والے ! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے ! رک جا۔" اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 8 ہر روز افطار کے وقت بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ وَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 9 رمضان میں صیام اور قیام کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ ، وَ صُمْتُ رَمَضَانَ ، وَ قُمْتُهُ ، فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ: مِنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ (٢) (صحيح)

حضرت عمرو بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی "یارسول اللہ ! اگر میں گواہی دوں اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں' آپ اللہ کے رسول ہیں' پانچوں نمازیں پڑھوں' زکاۃ ادا کروں اور رمضان میں صیام اور قیام کروں' تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "صدیقین اور شہداء میں۔" اسے بزار' ابن ماجہ' ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ١٣٣٢
٢- صحيح الترغيب و الترهيب للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٩٩٣

Www.IslamicBooks.Website

أَهَمِيَّةُ الصَّوْمِ

روزے کی اہمیت

مسئلہ 10 رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا بے نصیب ہے۔

وعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلاَ يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلاَّ كُلُّ مَحْرُوْمٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۱) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے سے) محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا“ نیز فرمایا ”لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 11 رمضان پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کرسکنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: (آمِيْنَ) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: (آمِيْنَ) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: (آمِيْنَ) فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ بُعْدًا مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ (آمِيْنَ) فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ (آمِيْنَ) فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بُعْدًا مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ

۱- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۳۳۳

Www.IslamicBooks.Website

((آمِينَ)). رَوَاهُ الْحَاكِمُ. (۱) (صحيح)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا "منبر لاؤ۔" ہم منبر لے آئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا "آمین" پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا "آمین" اسی طرح جب آپ تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا "آمین" جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے، تو ہم نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی، جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جناب جبریل میرے پاس آئے اور کہا "اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کرسکا۔ اس کے جواب میں میں نے آمین کہی۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا "ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔" میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ پھر جب تیسری سیڑھی چڑھا تو جناب جبریل نے کہا "جس شخص نے اپنے ماں یا باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کے لئے بھی ہلاکت ہو۔" میں نے اس کے جواب میں کہا آمین۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ روزہ خوروں کا عبرت ناک انجام۔

وعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِي جَبَلاً وَعْرًا فَقَالاَ: اصْعَدْ فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أُطِيقُهُ، فَقَالاَ: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ...». الْحَدِيْثَ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. (صحيح)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا "میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا "اس پہاڑ پر چڑھیں۔" میں نے کہا "میں نہیں چڑھ سکتا۔" انہوں نے

۱- صحیح الترغیب و الترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۸۵
۲- صحیح الترغیب و الترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۹۵

Www.IslamicBooks.Website

کہا"ہم آپ کے لئے سہولت پیدا کردیں گے۔" پس میں چڑھ گیا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ وپکار کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا"یہ آوازیں کیسی ہیں؟" انہوں نے بتایا"یہ جہنمیوں کی چیخ وپکار ہے" پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا"یہ کون لوگ ہیں؟"انہوں نے جواب دیا"یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔" اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اَلصِّیَامُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

روزہ قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۱۳ روزہ' اسلام کے پانچ فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

مسئلہ ۱۴ روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔

مسئلہ ۱۵ روزے کا مقصد گناہوں سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی تربیت دینا ہے۔

﴿ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (۲: ۱۸۳)

اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گی۔ (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۸۳)

مسئلہ ۱۶ رمضان کا مہینہ پاتے والے ہر مسلمان پر پورے مہینہ کے روزے رکھنے فرض ہیں۔

مسئلہ ۱۷ مسافر اور مریض کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے' لیکن رمضان کے بعد ان دنوں کی قضا ادا کرنی ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۸ مریض یا مسافر پر روزہ چھوڑنے کا کوئی کفارہ نہیں۔

مسئلہ ۱۹ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عبادت اور حمد و ثنا کرنے کا مہینہ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَ مَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ (۲:۱۸۵)

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں' لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے' اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو' تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے' سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے' اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔(سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۸۵)

مسئلہ ۲۰ رمضان المبارک میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱ افطار سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک کا وقت روزے کی پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ ۲۲ دوران اعتکاف میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا منع ہے۔

﴿ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَكُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ وَ لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ

Www.IslamicBooks.Website

يُبَيِّنُ اللّٰهُ آيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴾ (۲:۱۸۷)

تمہارے لئے روزوں کے زمانے میں راتوں کو بیویوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو - اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کررہے تھے 'مگر اس نے تمہارا قصور معاف کردیا اور تم سے درگزر فرمایا- اب تم اپنی بیویوں کے ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لئے جائز کردیا ہے 'اسے حاصل کرو نیز راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہی شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آجائے تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو- یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں ' ان کے قریب نہ پھٹکنا اس طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لئے بصراحت بیان کرتا ہے 'توقع ہے کہ وہ غلط رویے سے بچیں گے- (سورہ بقرہ' آیت نمبر ۱۸۷)

رُؤْيَـــةُ الْهِـــلَالِ
چاند دیکھنے کے مسائل

مسئلہ ۲۳ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرنے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۴ شعبان کے آخر میں اگر مطلع ابر آلود ہو' تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں اگر رمضان کے آخر میں مطلع ابر آلود ہو' تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لاَ تَصُوْمُوْا حَتَّى تَرَوُا الْهِلاَلَ وَلاَ تُفْطِرُوْا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ». مُتَفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کرلو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵ ایک مسلمان کی گواہی پر روزے شروع کئے جاسکتے ہیں۔

وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَرَآى النَّاسُ الْهِلاَلَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.(۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا "کہ میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔" چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶ رمضان کی پہلی تاریخ کے چاند کے بظاہر چھوٹا یا بڑا ہونے سے

---

۱ - اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٥٣
۲ - صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ٢٠٥٢

Www.IslamicBooks.Website

شک میں نہیں پڑنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَقَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ؟ قَالَ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو البختری رحمہ اللہ کہتے ہیں "ہم عمرہ کے لئے (مدینہ سے) روانہ ہوئے جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو سب نے (نیا) چاند دیکھا' کچھ لوگوں نے کہا یہ تو تیسری رات کا چاند لگتا ہے (بڑا ہونے کی وجہ سے) کچھ لوگوں نے کہ دوسری رات کا لگتا ہے۔ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے اسے تیسری رات کا کہا ہے کچھ نے دوسری رات کا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا "تم نے کون سی رات کا چاند دیکھا تھا؟" ہم نے بتایا کہ "فلاں فلاں رات دیکھا تھا" تو کہنے لگے "رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے دیکھنے کے لئے بڑا کر دیتا ہے لہٰذا وہ اسی رات کا چاند تھا' جس رات تم نے اسے دیکھا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۷ نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "یاالٰہی! ہم پر یہ چاند امن' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۸ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر ختم کرنے کے لئے اس وقت حاضر علاقے یا ملک کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۵۷۷
۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۷۴۵

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۲۹ **دوران رمضان ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے پر اگر مسافر کے روزوں کی تعداد حاضر علاقہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی تعداد سے زائد بنتی ہو تو زائد دنوں کے روزے ترک کر دینے چاہئیں یا نفل روزے کی نیت سے رکھنے چاہئیں اگر تعداد کم بنتی ہو' تو عید کے بعد مطلوبہ تعداد پوری کرنی چاہئے۔**

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، فَقَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مَعَهُ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت کریب رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام) سے مروی ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کام سے) شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں کہ میں نے شام آکر ان کا کام کیا۔ میں ابھی شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند نظر آگیا میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ (واپس) آگیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاند کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پوچھا کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دوسرے دن یعنی ہفتہ کا) روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن (یعنی ایک دن کے فرق سے) دیکھا ہے۔ ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن پورے کرلیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟ فرمایا نہیں! ہمیں رسول اکرم

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۵۷۸

Www.IslamicBooks.Website

ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔" اسے احمد مسلم ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٠ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ١٧ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

☆ ☆ ☆

Www.IslamicBooks.Website

اَلــنِّـــيَّةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ ۳۱ اعمال کے اجر وثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ہر شخص کو وہی ملے گا، جس کی اس نے نیت کی 'لہٰذا جس نے دنیا حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی اسے دنیا ہی ملے گی یا جس نے کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہجرت کی اسے عورت ہی ملے گی پس مہاجر کی ہجرت کا صلہ وہی ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ دکھاوے کا روزہ شرک ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲) (حسن)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ روزہ کی نیت دل کے ارادے سے ہے مروجہ الفاظ "وبصوم غد نویت" سنت سے ثابت نہیں۔

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۱

۲- الترغیب والترهیب للشیخ محی الدین الدیب الجزء الاول رقم الحدیث ۴۳

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ٣٤ فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلاَ صِيَامَ لَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ. (١) (صحيح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔" اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣٥ نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ ٣٦ نفلی روزہ کسی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْنَا: لاَ. قَالَ: فَإِنِّي إِذَنْ صَائِمٌ، ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ: أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا "کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟" ہم نے کہا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اچھا تو پھر میرا روزہ ہے" کسی اور دن پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ حیس (حلوہ) کا تحفہ آیا ہے۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو لاؤ میں صبح سے روزے سے تھا۔" پھر رسول اللہ ﷺ نے کھالیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٥٨٣
٢- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ٦٣٠

Www.IslamicBooks.Website

اَلسَّحُـــوْرُ وَ الْاِفْطَـــارُ

سحری وافطاری کے مسائل

مسئلہ ۳۷ سحری کھانے میں برکت ہے۔

مسئلہ ۳۸ نیند سے اٹھ جانے کے بعد جان بوجھ کر سحری ترک نہیں کرنی چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ رمضان المبارک میں فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لئے اذان دینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو (سحری سے قبل) اذان دے دیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں اس لئے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

---

۱ – اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٦٥

۲ – اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٦٣

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۴۰ افطار میں جلدی کرنا اور سحری دیر سے کھانا انبیاء کرام کا طریقہ ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلاثٌ مِنْ اَخْلاَقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِیْرُ السُّحُوْرِ وَ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فِی الصَّلاَۃِ . رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ (صحیح)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین باتیں اخلاقِ نبوت سے ہیں۔ ۱۔ روزہ جلدی افطار کرنا۔ ۲۔ سحری دیر سے کھانا۔ ۳۔ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر باندھنا۔" اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ سحری کھاتے اذان ہوجائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی جلدی کھالینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلاَ يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (۲) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۲ روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب شرط ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب رات آجائے' دن چلا جائے اور سورج غرب ہوجائے تو روزہ دار روزہ کھول لے" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت دوران سفر جہاز پر سوار ہوتے وقت اگر روزہ افطار کرنے میں پندرہ منٹ باقی ہوں لیکن پرواز کی مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر سورج ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا تو روزہ بھی ایک گھنٹہ بعد (یعنی غروب آفتاب کے بعد) ہی افطار کیا جائے گا اسی طرح سحری کے وقت کا تعین بھی حاضر جگہ اور مقام کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ ۴۳ تازہ کھجور' خشک کھجور (چھوہارہ) یا پانی سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

۱۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۳۰۳۴
۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۰۶۰
۳۔ اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ٦٦٨

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۴۴ نمک سے روزہ افطار کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّىَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ (۱) (حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے افطار فرماتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرما لیتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد. (۲) (حسن)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ...... ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله ..... (پیاس ختم ہوئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶ روزہ افطار کروانے والے کا اجر روزہ افطار کرنے والے کے برابر ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِىِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ (۳) (صحيح)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہو گا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہو گی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۷ روزہ افطار کروانے والے کو درج ذیل دعا دینی چاہئے۔

۱ - صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۰۶۵
۲ - صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۰۶۶
۳ - صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٦٤٧

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَ أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ (١)

(صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا دیتے "افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وتنزلت علیکم الملائکہ (روزہ دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں - نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح الجامع الصغير للالبانى الجزء الرابع رقم الحديث ٤٥٥٣

Www.IslamicBooks.Website

صَلَاةُ التَّرَاوِيْح

نماز تراویح کے مسائل

مسئلہ ۴۸ نماز تراویح گزشتہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ قیام رمضان یا نماز تراویح باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۵۰ نماز تراویح (یا تہجد) کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں، جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ؟ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ : مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا "رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا "رسول اللہ ﷺ رمضان

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۳۵ ۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۴۲۶

Www.IslamicBooks.Website

میں رات کی نماز (یعنی تراویح) یا غیر رمضان میں رات کی نماز (یعنی تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

مسئلہ ۵۲ نماز تراویح دو' دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۵۳ وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنی بھی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔

مسئلہ ۵۵ خواتین نماز تراویح مسجد میں جا کر ادا کر سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَ قَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللهِ ! لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَ دَعَا أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ ، قُلْتُ لَهُ : وَ مَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ السُّحُوْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے

۱- صحيح مسلم كتاب المسافرين باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي ﷺ في الليل

۲- صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٦٤٦

Www.IslamicBooks.Website

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے ۲۳ ویں رات کی ایک تہائی گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدھی رات گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی ہم نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہو اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔" پھر حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتی کہ تین روز باقی رہ گئے' چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ستائیسویں شب تراویح پڑھائی جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۶ ایک' تین یا پانچ وتر پڑھنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱) (صحيح)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے' جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے' جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔" اسے ابوداؤد' نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۵۸ پہلی رکعت میں سورۃ "اعلیٰ" دوسری میں "کافرون" تیسری میں سورۃ "اخلاص" پڑھنی مسنون ہے۔

وعَنْ أُبَي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الأَعْلَى، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَفِي الثَّالِثَةِ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. (۲) (صحيح)

۱- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۲٦۰
۲- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱٦۰٦

Www.IslamicBooks.Website

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سے پہلی میں "سورۃ اعلیٰ" دوسری میں "سورۃ کافرون" اور تیسری رکعت میں "سورۃ اخلاص" پڑھا کرتے اور سلام آخری (یعنی تیسری) رکعت ہی میں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لاَ تُوْتِرُوْا بِثَلاَثٍ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَ لاَ تَشَبَّهُوْا بِصَلاَةِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو اور (تین وتر نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھ کر وتروں کی) نماز مغرب سے مشابہت نہ کرو۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰ وتروں میں دعا قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح پڑھنی جائز ہے۔

سُئِلَ أَنَسُ بنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ. وَفِي رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (٢) (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے کہا "رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی ہے" ایک روایت میں یوں ہے کہ "رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱ دعائے قنوت جو نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتر میں پڑھنے کے لیے سکھائی درج ذیل ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ: «اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلاَ يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ». رَوَاهُ

١ - التعليق المغني الجزء الثاني رقم الصفحه ٢٥
٢ - صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ٩٧١

Www.IslamicBooks.Website

التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ . (۱) (صحیح)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعائے قنوت سکھائی "الٰہی مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما' مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے' مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے' جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما۔ اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا' اے ہمارے پروردگار۔ تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔" اسے ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۲ دوسری مسنون دعائے قنوت یہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَنَتَ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَ نَشْكُرُكَ ، وَ لَا نَكْفُرُكَ ، وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ إِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ ، نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ (۲) (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے "یا اللہ ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری ہر طرح کی بہترین تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے جو شخص تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ یا اللہ ! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ صرف تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں صرف تیری ہی راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔" اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳ تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : «لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ

۱- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۹۶۷
۲- ارواء الغلیل للالبانی ۲/۱۶۳-۱۶۵

Www.IslamicBooks.Website

الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد. (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۴ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لاَ أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَرَءَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصَّبَاحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "میں نہیں جانتی کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی صبح تک سارا قرآن مجید ختم کیا ہو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ سجدہ تلاوت میں یہ مسنون دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ : «سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ . (۳) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے "میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا۔ جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔" اسے ابوداؤد' ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۶ فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۴۲
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۱۰۸
۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۲۵۵
٤- کتاب الاذان باب إمامة العبد والمولی

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۶۷ نفلی عبادت میں جب تک شوق اور رغبت رہے ' کرتے رہنا چاہئے تکلیف یا تھکاوٹ محسوس ہو ' تو چھوڑ دینا چاہئے۔

مسئلہ ۶۸ عبادت میں اعتدال پسندیدہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نفل نماز اپنی طبیعت کی خوشی اور شوق کے مطابق پڑھو ' جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خُذُوْا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ فَإِنَّ اللهَ لاَ يَمَلُّ حَتَى تَمَلُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (٢)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو ' اللہ (اجر دیتے دیتے) کبھی نہیں تھکتا جبکہ تم (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَاللهِ لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (٣)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو (عبادت کے لئے) اٹھا کرتا تھا ' پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

✱

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٤٤٨
٢- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٧١٢
٣- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٧١٧

Www.IslamicBooks.Website

رُخْصَةُ الصَّوْمِ

روزے کی رخصت کے مسائل

مسئلہ ٦٩ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں درست ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطِرْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "کیا میں سفر میں روزہ رکھوں۔؟" اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر چاہے تو رکھ چاہے نہ رکھ۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولھویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا نہ روزہ دار نے بے روزہ پر اعتراض کیا نہ بے روزہ نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ حیض و نفاس والی عورت کو مذکورہ حالت میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے، حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد روزے کی قضا ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ ۷۱ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٨٤

۲- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ٥٩٩

Www.IslamicBooks.Website

بعد میں صرف قضا ہو گی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ. فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا "کیا ایسا نہیں (یعنی ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور ان کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۲) (حسن)

حضرت انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ نے مسافر کو روزہ مؤخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ مؤخر کرنے کی رخصت دی۔" اسے احمد' ابوداؤد' نسائی' ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَأْتِيْ كَثِيْرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲ سفر یا جہاد میں دشواری کے پیش نظر روزہ ترک کیا جا سکتا ہے اور اگر رکھا ہو 'تو توڑا جا سکتا ہے۔ اس کی صرف قضا ہو گی کفارہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ، أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں مکہ کی

۱- کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم و الصلاة
۲- صحيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۷۵
۳- کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم و الصلاة
۴- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۶۸۰

Www.IslamicBooks.Website

طرف (چڑھائی کے ارادے سے نکلے) جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور لوگوں نے بھی توڑ دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۳ بڑھاپا یا ایسی بیماری، جس کے ختم ہونے کی توقع نہ ہو، کی وجہ سے روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ. (۱) (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے۔ لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر کوئی قضا نہیں۔ اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۴ ایسے تمام امور جن میں روزے کی رخصت ہے مثلاً بیماری، سفر، بڑھاپا، جہاد، عورت کے معاملے میں حمل اور ارضاع (دودھ پلانے والی) وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن بعد میں روزہ نبھا نہ سکے، تو اسے روزہ توڑ دینا چاہئے اس صورت میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: صَائِمٌ. فَقَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "کیا بات ہے؟" لوگوں نے عرض کیا "روزہ دار ہے"۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "دوران سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- نیل الاوطار کتاب الصیام باب ما جاء فی المریض و الشیخ
۲- اللؤلؤ و المرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۶۸۱

Www.IslamicBooks.Website

صِيَامُ الْقَضَاءِ

قضا روزوں کے مسائل

مسئلہ ۷۵ فرض روزے کی قضا آئندہ رمضان سے پہلے کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں "مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٌ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ. (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "کہ روزوں کے بارہ میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی کہ قضا روزے (رمضان کے علاوہ) دوسرے دنوں میں مسلسل رکھے جائیں۔ لیکن بعد میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ختم ہو گیا۔" اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا: لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے جائیں، تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۷۰۳
۲- نیل الاوطار کتاب الصیام باب قضاء رمضان متتابعا و متفرقا
۳- کتاب الصوم باب متی یقضی قضاء رمضان؟

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۷۷ مرنے والے کے قضا روزے اس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص مرجائے اور اس پر فرض روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث قضا روزے رکھے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۸ نفلی روزے کی قضا ادا کرنی واجب نہیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ - فَتْحِ مَكَّةَ - جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِيءٍ عَنْ يَمِيْنِهِ قَالَتْ: فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِيءٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. (صحیح)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یوم فتح یعنی فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی بائیں طرف آکر بیٹھیں اور میں (یعنی ام ہانی رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کے دائیں طرف، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی، لونڈی نے وہ برتن رسول اکرم ﷺ کو دیا، آپ ﷺ نے اس برتن سے پیا، پھر وہ برتن مجھے دیا، میں نے بھی اس سے پیا اور کہا "یارسول اللہ ﷺ میرا روزہ تھا، میں نے (آپ ﷺ کا جھوٹا پینے کے لئے) روزہ توڑ دیا" آپ ﷺ نے پوچھا "کیا تم نے قضا روزہ رکھا تھا؟" میں نے عرض کیا "نہیں" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر نفلی روزہ تھا، تو کوئی حرج کی بات نہیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۹ اگر کسی نے بادل کی وجہ سے روزہ قبل از وقت افطار کرلیا لیکن بعد میں یقین ہوگیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا اس صورت میں قضا واجب ہوگی اسی طرح سحری کے وقت کھانا کھالیا اور بعد میں یقین ہوگیا کہ صبح صادق ہوچکی تھی اس صورت میں بھی قضا

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۷۰۴

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۲۱۴۵

Www.IslamicBooks.Website

واجب ہوگی کفارہ نہیں۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالت: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي يَوم غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قُلْتُ لِهِشَامٍ: أُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: فَلاَ بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة. (۱) (صحيح)

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک روز ہم نے بادل کی وجہ سے روزہ افطار کرلیا بعد میں سورج نکل آیا '(حدیث کے ایک راوی اسامہ کہتے ہیں) میں نے ہشام (دوسرا راوی) سے پوچھا "کیالوگوں کو اس وجہ سے قضا کا حکم دیا گیا تھا؟" ہشام نے جواب دیا "قضاء کے بغیر کوئی چارہ ہے؟" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱– صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۳۵۸

Www.IslamicBooks.Website

اَلْحَالَاتُ الَّتِیْ لَا یَکْرَہُ فِیْهَا الصَّوْمُ

وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ ۸۰ بھول چوک سے کھاپی لینا روزے کو توڑتا ہے نہ مکروہ کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے ، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۱ مسواک کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .(۲)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲ گرمی کی شدت سے روزہ دار سر میں پانی بہا سکتا ہے۔ اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .(۳) (صحیح)

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۹٤۰
۲- کتاب الصوم باب سواک الرطب والیابس
۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۰۷۲

Www.IslamicBooks.Website

کہا"میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ روزے میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۳ روزے کی حالت میں مذی خارج ہو یا احتلام ہو جائے، تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُم: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْس مِمَّا خَرَج. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (١)

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں "کہ روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۴ سر میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸۵ ہنڈیا کا ذائقہ چکھنے یا تھوک نگلنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۸۶ مکھی کے حلق میں چلے جانے یا اسے باہر نکالنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُتَرَجِّلًا (٢)

قَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالسَّعُوْطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ. (٣)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ.

قَالَ عطَاءٌ: يَبْتَلِعُ رِيْقَهُ. (٥) قَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. (٦) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے تیل کنگھی کر لینا چاہیے۔"

حضرت حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں "روزہ دار کے لئے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں

١- كتاب الصوم باب الحجامة والقيء للصائم
٢- كتاب الصوم باب اغتسال الصائم
٣- كتاب الصوم باب قول النبي ﷺ إذا توضأ فليستنشق
٤- كتاب الصوم باب اغتسال الصائم
٥- كتاب الصوم باب اغتسال الصائم
٦- كتاب الصوم باب الصائم إذا أكل أو شرب ناسيا

Www.IslamicBooks.Website

بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔"

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا "اگر مکھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔"

مسئلہ ۸۷ اگر کسی پر غسل فرض ہو' لیکن دیر سے اٹھے' تو وہ سحری کھا کر غسل کر سکتا ہے' البتہ کھانے سے قبل وضو کر لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا "کہ میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ ﷺ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر ہم (دونوں) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے' تو پہلے نماز کی طرح کا وضو فرما لیتے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۸ روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

۱- كتاب الصوم باب اغتسال الصائم

۲- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ۱۶۲

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۸۹ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلی کر سکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : هَشَشْتُ فَقَبَّلْتُ وَ أَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ وَ أَنَا صَائِمٌ . فَقَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ مَضْمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَ أَنْتَ صَائِمٌ . قُلْتُ : لَا بَأْسَ بِهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَهْ ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میرا جی چاہا اور میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا "کہ آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں کلی کرلو تو پھر۔؟" میں نے عرض کیا "کلی میں کیا حرج ہے۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "پھر کس چیز میں حرج ہے؟" (یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں) اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۰ روزے میں پچھنے لگوانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت علاج کے طور پر سوئی 'بلیڈ' یا استرے کے ساتھ جسم کے کسی حصہ سے خون نکالنے کو پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔

۱- صحیح سنن ابی داؤد الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۰۸۹

۲- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۹۴۲

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ لاَ يَجُوْزُ فِعْلُهَا فِي الصَّوْمِ

وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں۔

مسئلہ ۹۱ غیبت کرنا جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی حالت میں بدرجہ اولی ناجائز ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ للهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ ڈھال ہے لہٰذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھائے۔ اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔" (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ روزہ کی حالت میں بیہودہ، فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ

۱- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ۹۲۵ ۲- کتاب الصوم باب هل يقول إني صائم إذا شتم

Www.IslamicBooks.Website

الأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَإِنْ سَابكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ». رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. (١) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے' لہٰذا اگر روزہ دار سے کوئی گالی گلوچ کرے یا جہالت سے پیش آئے تو اسے کہہ دینا چاہئے میں روزے سے ہوں۔" (یعنی تمہارا جواب نہیں دوں گا) اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لاَ تُسَابَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَإِنْ سَابكَ أَحَدٌ فَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَإِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ». رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. (٢) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر کوئی دوسرا تمہیں گالی دے' تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں' اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٩٣ **جو روزہ دار اپنی شہوت پر قابو نہ رکھتا ہو اس کے لیے بیوی سے بغلگیر ہونا یا بوسہ لینا جائز نہیں۔**

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ وَ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ فَنَهَاهُ فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (٤) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغلگیر ہونے کے بارہ میں سوال کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے بھی وہی سوال پوچھا نبی اکرم ﷺ نے اسے منع فرمادیا (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو

١- ابن خزیمہ للدکتور محمد مصطفی الاعظمی الجزء الثالث رقم الحدیث ١٩٩٦
٢- ابن خزیمہ للدکتور محمد مصطفی الاعظمی الجزء الثالث رقم الحدیث ١٩٩٤
٣- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ٩٣٩ ٤- صحیح سنن ابی داؤد الجزء الثانی رقم الحدیث ٢٠٩٠

Www.IslamicBooks.Website

نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا وہ جوان تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ روزے کی حالت میں کلی کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا خدشہ ہو۔

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوْءِ؟ قَالَ: «أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الاسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ ! وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔" اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی الجزء الاول رقم الحدیث ٦٣١

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِىْ تُفْسِدُ الصَّوْمِ

روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور

مسئلہ ۹۵ روزہ کے دوران جماع کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ اس پر کفارہ بھی ہے قضا بھی۔

مسئلہ ۹۶ روزہ کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلَكْتُ قَالَ: مَالَكَ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لاَ قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اجْلِسْ، وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا، قَالَ: خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَارَسُوْلَ اللهِ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے یا "رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا۔" نبی اکرم ﷺ نے پوچھا "کیا بات ہے۔؟" اس نے کہا "میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟" اس نے کہا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا "کیا دو ماہ کے مسلسل

۱- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۰۰۴

Www.IslamicBooks.Website

روزے رکھ سکتے ہو؟" اس نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا "کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟" اس نے عرض کیا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا بیٹھ جاؤ" نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک کھجوروں کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟" اس نے کہا "میں حاضر ہوں۔" نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کردے" اس نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔" رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو"۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ» رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ. (۱)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا "میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔" نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا "صدقہ کر، اللہ سے معافی مانگ، اور روزے کی قضا ادا کر۔" اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

وضاحت آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کر دینا چاہئے لیکن جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۹۷ قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۹۸ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَ إِنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صَحِيْح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس روزہ دار کو خود بخود قے آئے اس پر قضا نہیں ہے، البتہ جو روزہ دار قصداً قے لائے وہ قضا روزہ رکھے۔" اسے ابوداؤد اور

۱- ارواء الغليل للالبانى ۴/ ۹۲

۲- صحيح سنن ابى داؤد الجزء الثانى رقم الحديث ۲۰۸۴

Www.IslamicBooks.Website

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ حیض یا نفاس شروع ہونے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے' روزے کی قضا ہے' نماز کی نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے' تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: أَنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَأْتِيْ كَثِيْرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنْ اِتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو الزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے' لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

✸

۱- کتاب الصوم باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ

۲- کتاب الصوم باب الحائض تترک الصوم والصلاۃ

Www.IslamicBooks.Website

صِيَامُ التَّطَوُّعِ

نفلی روزے

مسئلہ ۱۰۰ نفلی روزے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کردیں گے۔اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ ہر سال شوال میں چھ روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔" اسے مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۳۰+۶=۳۶×۱۰=۳۶۰ روزوں کا ثواب یعنی سال بھر اور اگر ہر سال کے رمضان کے بعد (ہر سال باقاعدگی سے) شوال کے چھ روزے رکھے جائیں تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۰۲ باقاعدگی سے ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) کو روزے رکھنے

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۷۰۹

۲- صحیح سنن ابی داؤد الجزء الثانی رقم الحديث ۲۱۲۵

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۰۲ ہر ماہ تین دن کے روزوں سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلاَثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۳ × ۱۲ = ۳۶ × ۱۰ = ۳۶۰ روزے۔

مسئلہ ۱۰۳ سفر میں نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا "کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر چاہو تو رکھو چاہو تو نہ رکھو۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ جہاد کے سفر میں نفلی روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کردیتے ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۵ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا رسول اکرم ﷺ کو پسند تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (۳) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۶۲۰ ۲- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۱۷۰
۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۹۶

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۰۶ یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ ایک گذشتہ اور ایک آئندہ یعنی دو سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ جبکہ یوم عاشورا (دس محرم) کا روزہ گذشتہ ایک سال کے (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهُ وَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرمائیں گے اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بدلہ میں گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۳۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۸ رسول اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں باقی سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلاَّ رَمَضَانَ ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِىْ شَعْبَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ۱۵ شعبان کو خاص طور پر روزہ رکھنے کی تمام احادیث غیر معتبر ہیں زیادہ سے زیادہ جو چیز صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اس مہینے میں حضور اکرم ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۱۰۹ نفلی روزے رکھنے میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنے کا طریقہ سب سے افضل ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۶۲۰ ۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۷۱۱

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ، قُلْتُ: إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِي حَتَّى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَهُوَ صَوْمُ أَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو"۔ میں نے عرض کیا "مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔" رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے روزے کم کراتے رہے حتی کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو' یہ افضل ترین روزے ہیں۔ میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۰ محرم کے مہینہ میں روزے رکھنے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلاَةُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں' جو اللہ کا مہینہ ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۱ سوموار کے روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الإِثْنَيْنِ فَقَالَ: «فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۳)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ ذی الحجہ کے پہلے نو روزے رکھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ ہر ماہ کوئی سے تین روزے رکھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ ہر ماہ کے پہلے سوموار اور پہلی دونوں جمعرات کے روزے رکھنا

۱- منتقی الاخبار الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۴۸   ۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۶۱۰

۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۶۲۴

Www.IslamicBooks.Website

بھی آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔

عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. (صحيح)

نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ذی الحجہ کے (پہلے) نو روزے اور یوم عاشور کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ نیز ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے ہر ماہ کا پہلا سوموار اور دو جمعراتیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ نفلی روزے کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۶ نفلی روزے کی قضا واجب نہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۸۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۷ نفلی عبادت میں اعتدال اور میانہ روی افضل ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۶۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۸ صیام اربعین (مسلسل چالیس روزوں کا چلہ) سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٧٤

Www.IslamicBooks.Website

اَلصِّيَامُ الْمَمْنُوْعُ وَ الْمَكْرُوْهُ

ممنوع اور مکروہ روزے

مسئلہ ١١٩ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ أَبِیْ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (١)

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "ان دو، دنوں کے روزے رکھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ پہلا دن جب تم اپنے روزے ختم کرو دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٠ صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ١٢١ اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق جمعہ کا روزہ رکھے تو جائز ہے مثلاً کوئی شخص ہر دوسرے یا تیسرے دن روزے رکھنے کا عادی ہے اور کسی دن جمعہ کا روزہ آجاتا ہے تو وہ جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لاَ تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي، وَلاَ تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الأَيَّامِ إِلاَّ أَنْ يَكُوْنَ فِي صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کہ جمعہ کی رات (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) کو قیام اللیل کے لئے مقرر نہ کرو اور نہ جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرو،

١- کتاب الصوم باب صوم یوم الفطر
٢- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ٦٢٦

Www.IslamicBooks.Website

ہاں اگر کوئی شخص روزے رکھنے کا عادی ہو اور اس میں جمعہ آ جائے تو پھر جائز ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لاَ يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلاَّ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "کوئی آدمی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر رکھنا چاہے تو ایک دن پہلا یا پچھلا ساتھ ملا کر رکھے۔" (یعنی جمعرات اور جمعہ کا یا جمعہ اور ہفتہ کا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ صوم وصال (یعنی شام کے وقت روزہ افطار نہ کرنا اور کچھ کھائے پیئے بغیر اگلا روزہ شروع کر دینا) مکروہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيْنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا "تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو سوتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ رمضان شروع ہونے سے پہلے استقبال کے طور پر روزے رکھنا منع ہیں۔

مسئلہ ۱۲۴ اگر کوئی شخص اپنے گزشتہ معمول کے مطابق روزے رکھتا چلا آرہا ہے اور وہ دن اتفاقاً رمضان سے ایک یا دو روز پہلے آگیا تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ

۱- كتاب الصوم باب صوم يوم الجمعة ۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٧١

Www.IslamicBooks.Website

رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان سے ایک یا دو روز پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے' البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آرہا ہے وہ رکھ سکتا ہے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٥ مسلسل روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَاللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ، فَقُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَلاَ تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لاَ صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا "اے عبداللہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو۔" میں نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "ایسا مت کرو' روزہ رکھو بھی ترک بھی کرو۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو' تمہارے جسم کا تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے' جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٦ ایام تشریق (یعنی ۱۱' ۱۲' ۱۳ ذی الحجہ) کے روزے رکھنا منع ہیں۔ 'البتہ جو حاجی قربانی نہ دے سکے وہ منیٰ میں ایام تشریق کے روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالاَ: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے' جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اسے بخاری نے

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٦٥٧ ٢- مشكوة المصابيح للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ٢٠٥٤
٣- كتاب الصوم باب صيام ايام التشريق

Www.IslamicBooks.Website

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٧ حاجی کو عرفات میں نو ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا أَنَّ النَّاسَ شَکُّوْا فِیْ صِیَامِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَیْهِ بِحِلَابٍ ، وَ هُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ (١)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو روزہ میں شک کیا، تو انہوں (یعنی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کے پاس دودھ بھیجا آپ ﷺ نے اس پیالہ سے دودھ پیا۔ اس وقت آپ (میدان عرفات کے) موقف میں کھڑے تھے اور لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٨ نصف شعبان کے بعد روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : «إِذَا بَقِیَ نِصْفُ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ . (٢) (صحیح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب نصف شعبان باقی رہ جائے (یعنی رمضان سے پندرہ دن پہلے) تو نفلی روزے نہ رکھو۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٢٩ عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «لَا یَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ . (٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٣٠ صرف عاشورا (١٠ محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے نو اور دس محرم یا دس اور گیارہ محرم دو دن کے روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ: حِیْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِیَامِهِ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ إِنَّهُ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی، فَقَالَ

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ٦٨٧
٢- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ٥٩٠
٣- مختصر صحیح بخاری للزبیدی رقم الحدیث ١٨٦٠

Www.IslamicBooks.Website

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ، قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! دس محرم تو یہود و نصاری کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اچھا آئندہ سال ہم ان شاء اللہ (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا روزہ بھی رکھیں گے۔" لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یوم عاشورا (دس محرم) کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا اس روز اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا لہٰذا ہم شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے ہیں رسول اکرم ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا "یہودیوں کی نسبت ہم موسی علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔" اور مسلمانوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تب آپ ﷺ نے فرمایا "اب جو چاہے دس محرم کا روزہ رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدَ عِنَبَةٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہفتے کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کو اور کوئی چیز نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبالو۔" اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ہفتہ چونکہ اہل کتاب کی عید کا دن تھا لہٰذا آپ نے ان کی مخالفت کے لئے ہفتہ کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا دن ملا کر روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

۱- کتاب الصیام باب صوم یوم عاشورا

۲- ابن خزیمہ للدکتور محمد مصطفی الاعظمی الجزء الرابع رقم الحدیث ۲۱۶۴

Www.IslamicBooks.Website

اَلْاِعْتِكَافُ

اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۳۲ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت دس یوم ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ ہر مسلمان کو رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت مکمل کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال آپ ﷺ کے سامنے دو بار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن سال وفات آپ ﷺ نے بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ اعتکاف کے لئے فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ. (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے، تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- مشكوة المصابيح للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۲۰۹۹

۲- صحيح سنن ابى داؤد للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۲۱۵۲

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۳۵ اعتکاف کرنے والے کی بیوی ملاقات کے لئے آسکتی ہے اور اعتکاف کرنے والا بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلاً فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .(۱)

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے' میں رات کو نبی اکرم ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی' واپس جانے کے لئے اٹھی تو نبی اکرم ﷺ مجھے چھوڑنے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۶ مردوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۱۳۷ رمضان میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۳۸ حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لئے جانا' جنازے میں شریک ہونا' بیوی سے مجامعت کرنا' بشری تقاضوں کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لاَ يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلاَ يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلاَ يَمَسَّ امْرَأَةً وَلاَ يُبَاشِرَهَا وَلاَ يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلاَّ لِمَا لاَبُدَّ مِنْهُ وَلاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ بِصَوْمٍ وَلاَ اعْتِكَافَ إِلاَّ فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .(۲) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے' جنازے میں شریک نہ ہو' بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے' اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضائے حاجت' فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے' جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو' اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۹ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہئے۔

۱- منتقی الاخبار الجزء الاول رقم الحدیث ۲۲۸۰

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۱۶۰

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ (۲۱ سے ۳۰ رمضان المبارک) اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے اعتکاف کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ عورتوں کو اعتکاف اپنے گھر میں کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو لیکن (نماز پڑھنے کے لئے) ان کے گھر مساجد سے بہتر ہیں۔'' اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱-۱۴۰ اگر کسی کو اعتکاف کے لئے دس دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن میسر ہوں اتنے دنوں کا ہی اعتکاف کر لینا چاہئے۔ حتی کہ ایک رات کا اعتکاف بھی درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؟ قَالَ : أَوْفِ بِنَذْرِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ''میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (پوری کروں یا نہ کروں؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا ''اپنی نذر پوری کر۔'' اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۶۳۳
۲- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۵۳۰
۳- کتاب الصوم باب الاعتکاف لیلاً

Www.IslamicBooks.Website

فَضْلُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

مسئلہ ۱۴۱ لیلۃ القدر میں عبادت گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَ إِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . مُتَفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۲ لیلۃ القدر کی سعادت سے محروم رہنے والا بہت ہی بد نصیب ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلاَ يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلاَّ كُلُّ مَحْرُوْمٍ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ . (۲) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا نیز فرمایا لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۳ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہئے۔

۱- صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلۃ القدر

۲- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۳۳۳

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۱۴۵ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لئے خصوصی طور پر جگانا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مَا لاَ يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ . (۲) (صحيح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيَى لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لئے) کمربستہ ہو جاتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶ آخری عشرہ کی تمام راتوں میں جاگنے کی فرصت نہ پانے والوں کے لئے لیلۃ القدر کا بھرپور ثواب حاصل کرنے کے لئے دو اہم احادیث

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . (٤) (صحيح)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے (رمضان میں) امام کے واپس

۱- كتاب الصوم باب تحرى ليلة القدر في الوتر من العشر الاواخر
۲- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۴۲۹
۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ۷۳۰
٤- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۶۴۶

Www.IslamicBooks.Website

ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔'' اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا نصف رات قیام کیا اور جس نے (نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد) صبح کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا ساری رات قیام کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کثرت سے تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَ كَانَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے لیکن رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ سے ملا کرتے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔'' اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۸ لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتَ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: «قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . (۳) (صحیح)

۱۔ مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۳۲۴
۲۔ صحیح بخاری کتاب الصوم باب أجود ما كان النبی ﷺ یکون فی رمضان
۳۔ مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۰۹۱

Www.IslamicBooks.Website

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا "یارسول اللہ ﷺ! اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو "یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے' معاف کرنا پسند کرتا ہے' لہٰذا مجھے معاف فرما۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

صَدَقَةُ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کے مسائل

مسئلہ ۱۴۹ صدقہ فطر فرض ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے ورنہ عام صدقہ شمار ہو گا۔

مسئلہ ۱۵۲ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱)
(صحيح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہو گا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے' جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلو گرام کے برابر ہے۔

---

۱ - صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۴۸۰

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۵۴ صدقہ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد' مرد ہو یا عورت' چھوٹا ہو یا بڑا' روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار' صاحب نصاب ہو یا نہ ہو سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو' غلام' آزاد' مرد' عورت' چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ گیہوں' چاول' جو' کھجور' منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو' وہی دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے' لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸ صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

۱- صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب صدقۃ الفطر

۲- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحدیث ۵۷۲

Www.IslamicBooks.Website

عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُعْطِي عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (١)

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

١- كتاب الزكاة ، باب صدقة الفطر على الحر و المملوك

Www.IslamicBooks.Website

Www.IslamicBooks.Website

صَلَاةُ الْعِيْدِ

نماز عید کے مسائل

مسئلہ ۱۵۹ عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ نماز عید کے لئے پیدل جانا اور واپس آنا سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "نبی کریم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا

۱- كتاب العيدين باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج
۲- صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۷۱
۳- كتاب العيدين باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد

Www.IslamicBooks.Website

راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۶۳ نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴ نماز عید کے لئے اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز عیدین، خطبہ سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرات سے پہلے پانچ

١- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٥١١
٢- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث ٤٢٧
٣- اللؤلؤ والمرجان الجزء الاول رقم الحديث ٥٠٩

Www.IslamicBooks.Website

تکبیریں کہنی چاہئیں۔

عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.(1)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرات سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرات سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔" اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 167 نماز عید کی زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

921 (حسن)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 168 خطبہ کے دوران خطیب کا تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: السُّنَّةُ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ فِي الْعِيدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ (2)

521

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ فرماتے ہیں عیدین میں امام کے دو خطبے پڑھنا اور بیٹھ کر انہیں الگ کرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 169 نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ (4)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے روز (گھر سے نکلے) دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔" اسے مسلم نے

1- كتاب الصلاة، باب ماجاء في التكبير والقرآة في صلاة العيدين
2- أرواء الغليل للالباني الجزء الثالث رقم الحديث 641
3- كتاب الصلاة، باب في صلاة العيدين رقم الحديث 463
4- مختصر صحيح مسلم للالباني رقم الحديث 430

Www.IslamicBooks.Website

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۱۷۱ عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيْدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الإِمَامِ وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِه وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.(۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے تو امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا "ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۲ عید الاضحیٰ کی نماز جلد اور عید الفطر کی نماز نسبتاً دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ: «عَجِّلِ الأَضْحَى وَأَخِّرِ الفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.(۲)

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو تحریری طور پر یہ ہدایت فرمائی "عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو خطبہ میں نیکی کی نصیحت کرو۔" اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۳ عید گاہ آتے جاتے بکثرت تکبیریں پڑھنا سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيْرَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.(۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام (خطبہ

۱- صحيح سنن ابن ماجة للألباني الجزء الاول رقم الحديث ۱۰۰۵
۲- كتاب الصلاة ، باب في صلاة العيدين رقم الحديث ۴۴۲
۳- كتاب الصلاة ، باب في صلاة العيدين رقم الحديث ۴۴۵

Www.IslamicBooks.Website

کے لئے منبر پر) بیٹھ جاتا تو تکبیریں پڑھنا چھوڑ دیتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ مسنون تکبیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق (۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) میں یہ تکبیر پڑھا کرتے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۵ عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے قبل اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی چیز کھانا سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (۲)

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے موقع پر نماز کے لئے جانے سے پہلے ضرور کچھ کھالیا کرتے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: عِيْدَانِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فَمَنْ شَاءَ أَجْزَءَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی جمعہ اور عید) ادا کریں گے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ

۱- ارواء الغلیل للالبانی ۳/۱۲۵ ۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۴۷

۳- صحیح سنن ابن ماجۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۸۳

Www.IslamicBooks.Website

نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آ چکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ ۱۷۸ اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہئے اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ أَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا إِلَى النَّبِیِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ : أَنْ يُفْطِرُوْا ، وَ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَغْدُوْا إِلَى مُصَلَّاهُمْ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو کہ اصحاب نبی میں سے تھے' روایت کرتے ہیں کہ بعض سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ روز (شوال کا) چاند دیکھا ہے' چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور فرمایا "کل صبح (نماز عید کے لئے) عید گاہ آئیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹ اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جا سکے تو اسے دو رکعت تنہا ادا کر لینے چاہئیں۔

مسئلہ ۱۸۰ گاؤں میں بھی نماز عید پڑھنی چاہئے۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلَاهُمْ ابْنَ أَبِي غَنِيَّةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيْهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيْرِهِمْ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُوْنَ فِي الْعِيْدِ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا فَاتَهُ الْعِيْدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی غنیہ کو زاویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی غنیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۲۶ ۲- کتاب العیدین ، باب إذا فاته العید یصلی رکعتین

Www.IslamicBooks.Website

طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی۔
اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا "گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے۔" اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا "جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کر لے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۱ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے بعد استطاعت رکھنے والے پر قربانی سنت مؤکدہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ سَعَةً لأَنْ يُضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلاَ يَحْضُرْ مُصَلاَّنَا». رَوَاهُ الْحَاكِمُ. (۱) (حسن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔" اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۲ قربانی کرنے کے آداب

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ضَحَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ. قَالَ: رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سفید اور کالے رنگ کے اور سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور "بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح فرما رہے تھے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ: «إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۳) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ "(جب قربانی کرو تو) چھریاں خوب تیز کرو۔ جانور سے چھپا کر رکھو۔ اور جب ذبح کرنے لگو تو جلدی ذبح کرو۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۷۹
۲- مشکوۃ المصابیح للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۴۵۳
۳- الترغیب والترهیب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۰۸۳

Www.IslamicBooks.Website

مسئلہ ۱۸۳ ایک سال کی عمر کا بھیڑ (یا بکری) کا بچہ قربانی کے لئے جائز ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. (۱) (صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ بھیڑ کے ایک سال کے بچے کی قربانی دی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۴ گائے یا اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِيْ بَدَنَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ نے حکم دیا کہ ایک اونٹ یا ایک گائے میں سات حصہ دار شریک ہوسکتے ہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۵ گھر کے سرپرست کی طرف سے دی گئی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ. (۳) (صحیح)

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تم لوگ قربانی کس طرح دیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عہد رسالت میں ہر آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۶ عید الاضحیٰ کی نماز سے قبل اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا تو وہ قربانی شمار نہیں ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ»

۱– صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۴۰۸۰

۲– نیل الاوطار کتاب الحج باب ان البدنة من الابل والبقر عن سبع شیاہ و بالعکس

۳– صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۵۴۶

Www.IslamicBooks.Website

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز فرمایا "جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا۔ اسے دوبارہ قربانی دینی چاہئے۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷ جسے قربانی دینا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ **إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلاَ يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَ لاَ بَشَرِهِ شَيْئًا** . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں (عید الاضحیٰ) کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دے دی اور فرمایا "کھاؤ اور جمع کر کے بھی رکھو"۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۹ قربانی سے قبل قربانی کے جانور کو کسی قبر یا مزار کا طواف کروانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۹۰ نماز عید کے بعد معانقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

۱- اللؤلؤ والمرجان الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۸۲
۲- صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۲۵۴۸
۳- اللؤلؤ والمرجان الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۸۹

Www.IslamicBooks.Website

أَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ فِى الصَّوْمِ

روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث

① «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَادَى الْجَلِيْلُ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجِنَانِ فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ. وَفِيْهِ: أَمَرَهُ بِفَتْحِ الْجَنَّةِ وَأَمَرَ مَالِكٌ بِتَغْلِيْقِ النَّارِ».

"رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے نگران فرشتہ "رضوان" کو پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے (یا اللہ!) میں حاضر ہوں' اللہ تعالیٰ اسے جنت کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور جہنم کے نگران فرشتہ "مالک" کو جہنم بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

وضاحت یہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔

② أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ: «لَوْ عَلِمَ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانُ السَّنَةَ كُلَّهَا».

"رمضان کا چاند طلوع ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر بندے رمضان کی فضیلت جان لیں تو سارا سال رمضان رہنے کی خواہش کرنے لگیں"۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔

③ «إِذَا كَانَ [أَوَّلُ -٣] لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، نَظَرَ اللهُ إِلَى خَلْقِهِ الصِّيَامِ، وَإِذَا نَظَرَ اللهُ إِلَى عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ».

"رمضان کی پہلی تین راتوں میں اللہ تعالیٰ روزہ دار لوگوں پر نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر فرماتا ہے تو اسے عذاب نہیں کرتا"۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔

④ «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَبِيْحَةَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ

Www.IslamicBooks.Website

شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ».

"اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی صبح ہی تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے"۔

وضاحت اس کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

⑤ «إِنَّ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ عِنْدَ الإِفْطَارِ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ».

"رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں"۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔

⑥ «صُومُوْا تَصَحُّوْا»

"روزہ رکھو' صحت مند رہو"۔

وضاحت یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

⑦ «لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ».

"ہر چیز کی زکاۃ ہے اور جسم کی زکاۃ روزہ ہے"۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔

⑧ «ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُوْنَ عَنْ نَعِيْمِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ: الْمُفْطِرُ، وَالْمُتَسَحِّرُ، وَصَاحِبُ الضَّيْفِ، وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُوْنَ عَنْ سُوْءِ الْخُلُقِ: الْمَرِيْضُ، وَالصَّائِمُ، وَالإِمَامُ الْعَادِلُ».

"تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کا سوال نہیں ہو گا۔ ۱۔ افطار کرنے والا۔ ۲۔ سحری کھانے والا۔ اور ۳۔ میزبان' تین آدمیوں سے بداخلاقی کا حساب نہیں لیا جائے گا۔ ۱۔ مریض' ۲۔ روزہ دار' ۳۔ اور عادل حاکم"۔

وضاحت اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑨ «مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ».

"جس نے رزق حلال سے روزہ افطار کروایا اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں"۔

وضاحت یہ حدیث بے بنیاد ہے۔

⑩ «إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَى الْحَفَظَةِ: أَنْ لَا تَكْتُبُوْا عَلَى صُوَّامِ عَبِيْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ سَيِّئَةً».

"اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ

Www.IslamicBooks.Website

لکھے جائیں"۔

وضاحت اس حدیث کی سند میں ایک راوی ناقابل اعتماد ہے۔

(۱۱) «مَنْ أَفطَرَ عَلَى تَمْرَةٍ مِنْ حَلاَلٍ زِيْدَ فِي صَلاَتِه أَرْبَعمِائَةِ صَلاَةٍ».

"جس نے رزق حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا اس کی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کیا جائے گا"۔

وضاحت اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

(۱۲) «خَمْسٌ يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ وَيَنْقُضْنَ الوُضُوْءَ: الكِذْبُ، وَالنَّمِيْمَةُ، وَالْغِيْبَةُ، وَالنَّظْرُ بِشَهْوَةٍ، وَالْيَمِيْنُ الكَاذِبَةُ».

"پانچ چیزیں روزہ اور وضو توڑ دیتی ہیں: ۱۔جھوٹ' ۲۔چغلی' ۳۔غیبت' ۴۔شہوت کی نظر' ۵۔جھوٹی قسم"۔

وضاحت اس حدیث کی سند میں ایک راوی کذاب ہیں۔

(۱۳) «مَنْ أَفطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلاَثِيْنَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، الْمَسَاكِيْنَ»

"جس نے رمضان کا ایک روزہ ترک کیا وہ ایک اونٹ کی قربانی دے' جو قربانی نہ دے سکے وہ تیس صاع (یعنی ۷۵ کلوگرام) کھجوریں مسکینوں میں تقسیم کرے"۔

وضاحت اس حدیث میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۱۴) «مَنْ أَفطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلاَ عُذْرٍ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَّصُوْمَ ثَلاَثِيْنَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُّوْنَ، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلاَثًا كَانَ عَلَيْهِ تِسْعُوْنَ يَوْمًا».

"جس نے رمضان کا ایک روزہ بلاعذر ترک کیا وہ اس کے بدلے میں تیس روزے رکھے۔جس نے دو روزے چھوڑے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جس نے تین روزے چھوڑے وہ نوے دن کے روزے رکھے"۔

وضاحت یہ حدیث بے ثبوت ہے۔

(۱۵) «صُمِ الْبِيْضَ، أَوَّلُ يَوْمٍ يَعْدِلُ ثَلاَثَةَ آلاَفِ سَنَةٍ وَالْيَوْمُ الثَّانِي يَعْدِلُ عَشْرَةَ آلاَفِ سَنَةٍ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ يَعْدِلُ عِشْرِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ».

"ایام بیض (چاند کی ۱۳'۱۴'۱۵ تاریخ کے دن) کے روزے رکھو پہلے دن کے روزہ کا ثواب تین

Www.IslamicBooks.Website

ہزار سال کے برابر ہے۔ دوسرے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر ہے اور تیسرے دن کا ثواب بیس ہزار سال کے برابر ہے"۔

وضاحت اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

(۱۶) «رَجَبُ شَهْرُ اللهِ، وَشَعْبَانُ شَهْرِي، وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي، فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَب يَوْمَيْنِ، فَلَهُ مِنَ الأَجْرِ ضِعْفَانِ، وَوَزْنُ كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جِبَالِ الدُّنْيَا».

"رجب اللہ کا مہینہ ہے' شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے جس نے رجب کے روزے رکھے اس کے لئے دگنا اجر ہے اور ایک گنا کا وزن دنیا کے ایک پہاڑ کے برابر ہے۔

نوٹ مندرجہ بالا تمام موضوع احادیث امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ" سے نقل کی گئی ہیں مزید تفصیل مذکورہ بالا کتاب سے دیکھی جا سکتی ہے۔

الْحَمْدُ للهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَأَلْفُ أَلْفِ صَلاَةٍ وَسَلاَمٍ عَلَى أَفْضَلِ الْبَرِيَّاتِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

☆ ☆ ☆

Www.IslamicBooks.Website

ہماری مطبوعات

۱۔ فتاویٰ شیخ ابن باز	100/=
۲۔ اسلامی طرز زندگی	180/=
۳۔ چوری کے متعلق قانون الٰہی اور قانون حنفی	25/=
۴۔ کیا فقہ حنفیہ قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے؟	40/=
۵۔ مصنوعی تسبیح	3/= نیٹ
۶۔ اثبات رفع الیدین	80/=
۷۔ سود کے احکام ومسائل	50/=
۸۔ نماز کا طریقہ	10/=
۹۔ گھروں کی اصلاح کے لئے چالیس نصیحتیں	30/=
۱۰۔ کیا فقہ حنفی اسلام کی کامل اور صحیح تعبیر ہے!؟	15/=
۱۱۔ تحریک جہاد جماعت اہلحدیث اور علماء احناف	50/=
۱۲۔ قصہ ایام قربانی کا	35/=
۱۳۔ اور صلیب ٹوٹ گئی	30/=
۱۴۔ عورتوں کے مخصوص مسائل	20/=
۱۵۔ نماز نبوی	60/=
۱۶۔ حصن المسلم (مسنون دعاؤں کا مستند مجموعہ)	20/=
۱۷۔ فضائل اعمال کے ناشر کی توبہ	10/=
۱۸۔ نماز میں خشوع کیوں اور کیسے؟	30/=
۱۹۔ گناہ اور اُنکے اثرات	20/=
۲۰۔ حقیقت وسیلہ	50/=
۲۱۔ محبت رسول ﷺ	70/=
۲۲۔ جھوٹ ایک کبیرہ گناہ	24/=
۲۳۔ نماز کا طریقہ (ہندی)	10/=
۲۴۔ بلوغ المرام (ہندی)	350/=
۲۵۔ نماز نبوی ﷺ (ہندی)	140/=
۲۶۔ نماز نبوی ﷺ (انگلش)	75/=

دار الکتب الاسلامیہ

Www.IslamicBooks.Website

ہماری دعوت یہ ہے کہ !

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من وعن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جایئے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (۷:۵۹)

''جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔'' (سورہ حشر، آیت نمبر ۷)

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (۱:۴۹)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔'' (سورہ حجرات، آیت نمبر ۱)

۳۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۳۳:۴۷)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر ۳۳)

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں

ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں!

Www.IslamicBooks.Website

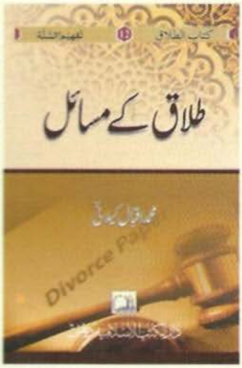

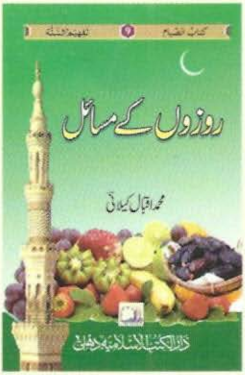

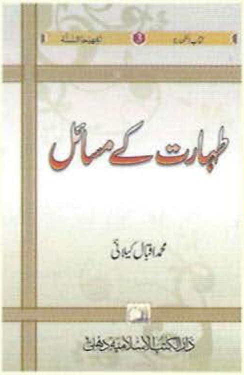

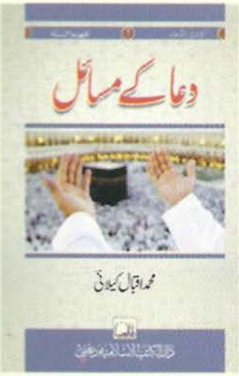

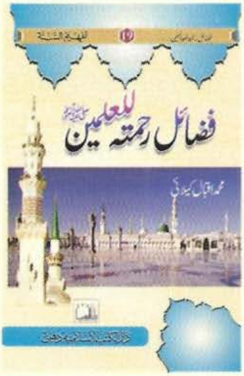

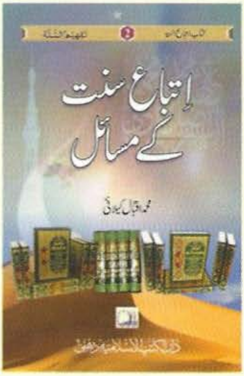

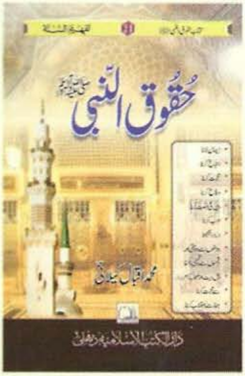

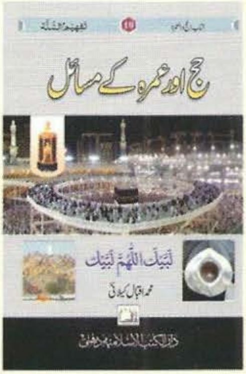

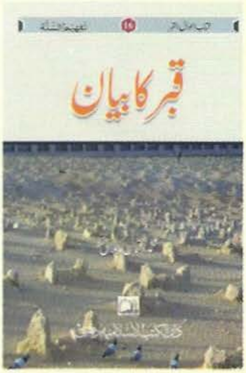

DARUL KUTUB AL ISLAMIA

419, Urdu Market, Matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6

Phone : 011-23269123, darulkutub@hotmail.com

₹ 50/-

Www.IslamicBooks.Website